فلسفہ تحریم خمرواستدلالات فقہیہ کا جائزہ تفسیر کبیر کی روشنی میں

حفیظ اللہ* حافظ ناصر الدین**

ABSTRACT:

Prohibition of Wine and Jurisprudential Justifications: An Analytical Study in the Light of *Tafs┘ r-e-Kab┘ r*

Qur'┐ n is the foremost source of Islamic knowledge and it is a miracle in its nature. It has been explained and interpreted from various aspects since the dawn of Islam till this day. In the exegesis related literature, many occupy prime position; however, *Tafs┘ r-e-Maf┐ t┘ ╒ al-Ghaib* authored by *Im┐ m R┐ z┘* is popular among Muslim scholars due to its valuable features. Naming it as *Tafs┘ r Kab┘ r* (which stands for great exegesis) proves that it has summed an ocean of knowledge in it and it is a collection of all earlier books on the same subject. When *Im┐ m R┐ z┘* explained a verse from the Holy *Qur'┐ n*, he did not leave any possible angle or aspect of it without explaining and discussing it. Even his explanations unveil new dimensions for the researchers and students. In this paper, some of the extracts from his master pieces are presented as a sample and discussed under the verse of wine in the Holy *Qur'┐ n*.

Key words: Prohibition of Wine, Islamic Jurisprudence, *Tafs┘ r-e-Kab┘ r, Tafs┘ r-e-Maf┐ t┘ ╒ al-Ghaib, Im┐ m R┐ z┘* , Holy *Qur'┐ n*.

قرآن مجید دین اسلام کا اولین مصدر ہے تمام اسلامی علوم کے سرچشمے اسی کتاب مقدس سے پھوٹتے ہیں۔چونکہ یہ ایک معجز کلام ہے اس لیے آغاز اسلام سے لے کر تادم ایں مختلف پہلوؤں سے اس کی تشریح وتوضیح اور تفسیر کا سلسلہ جاری وساری ہے۔تفسیری سرمایہ میں متقدمین ومتاخرین کی کئی تفاسیر نمایاں مقام رکھتی ہیں تاہم امام رازی (متوفی 606ھ/1210ء)[1] کی تفسیر مفاتیح الغیب اپنی خصوصیات کی بناپر علماء کے درمیان تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے۔تفسیر کبیر (بڑی تفسیر) کانام دینا گویااس بات کا اعتراف ہے کہ یہ قرآنی تفسیر کا انسائیکلوپیڈیاہے اوراس میں اپنی پیش رو تمام تفاسیر کی خصوصیات جمع ہیں۔اس کے علاوہ اس میں وہ

* اسسٹنٹ پروفیسر (اسلامیات) گورنمنٹ کالج آف منیجمنٹ سائنسز جمرود خیبر ایجنسی وپی ایچ ڈی ریسرچ سکالر کوہاٹ یونیورسٹی۔
** لیکچرر شعبہ اسلامیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔

خصوصیات ہیں جو دیگر تفاسیر میں نہیں ہیں۔

امام رازیؒ جب کسی آیت کی توضیح کرتے ہیں تو اس سے متعلق کوئی ممکنہ زاویہ بھی حتی الامکان تشنہ نہیں چھوڑتے اور ایسی مباحث ذکر کرتے ہیں کہ بعد میں آنے والے مفسرین، محققین اور مطالعات قرآن میں دلچسپی رکھنے والے باحثین کے لیے تحقیقات کی نئی راہیں کھول دیتے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں نمونہ کے طور پر آیت خمر کے تحت ان کے تفسیری فرمودات بیان کیے جاتے ہیں۔

شراب کے متعلق نازل ہونے والی آیتوں کی ترتیب نزولی

امام رازیؒ نے حرمت خمر کی آیت : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾[2] یعنی ﴿وہ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے ہیں اور ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شراب کے متعلق نازل ہونے والی آیتوں کی ترتیب نزولی بیان کی ہے چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ شراب کے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔[3]

۱۔ ﴿وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا﴾[4] یعنی ﴿اور کھجور اور انگور کے میووں سے بھی تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو کہ ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق کھاتے ہو﴾۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ شراب کے متعلق یہ پہلی آیت ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اس آیت میں کھجور وانگور سے شراب بنانے کا تذکرہ تو ہے لیکن اس آیت میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں ہے چنانچہ مسلمان اس کے بعد بھی حلال ہونے کی وجہ سے شراب پیتے تھے۔[5]

۲۔ دوسری آیت کے متعلق فرماتے ہیں: "ثم ان عمرا ومعاذا ونفرا من الصحابة قالوا: يارسول الله! افتنا في الخمر فانها مذهبة للعقل، مسلبة للمال فنزل فيها قوله تعالى: ﴿قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾" یعنی "پھر حضرت عمرؓ اور حضرت معاذؓ نے چند دیگر صحابہؓ کے ساتھ مل کر نبی ﷺ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ شراب کے بارے میں فتویٰ دیجیے کیونکہ اس سے انسانی عقل وہوش زائل ہو جاتا ہے اور مال بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی : ﴿کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں، اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں﴾"۔[6]

۳۔ شراب کے متعلق تیسری نازل ہونے والی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:[7] مذکورہ بالا آیت دوم کے نازل

ہونے کے بعد بعض صحابہ کرامؓ اسی وقت شراب کو چھوڑ بیٹھے اور بعض پھر بھی پیتے رہے کیونکہ اب تک واضح حرمت نہیں آئی تھی۔ اسی دوران ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے صحابہ کرامؓ میں سے اپنے چند دوستوں کی ضیافت کھانے کے بعد حسب دستور شراب کا دور چلا جس سے ان پر نشہ چڑھ گیا۔ نماز کا وقت ہونے پر ایک صاحب امامت کے لیے آگے بڑھے جس نے تلاوت میں سورۃ الکافرون پڑھی اور اس کی آیت ﴿لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ کو ﴿أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ پڑھ دیا۔ اس طرح: ﴿جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کرتا﴾ کی بجائے ترجمہ یوں بنا کہ "جس کی تم عبادت کرتے ہو اس کی میں بھی عبادت کرتا ہوں"۔ قاری نے جان بوجھ کر حرف نفی "لا" کو پڑھنا نہیں چھوڑا تھا لیکن ظاہر ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے عبارت خلاف مقصود بن گئی جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوْا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾[8] یعنی ﴿مومنو جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس نہ جاؤ﴾۔ اس طرح اس آیت کے نزول کے بعد شراب پینے والے بہت کم لوگ رہ گئے۔

۴۔ چوتھی آیت کے متعلق امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ: "ثم اجتمع قوم من الانصار وفيهم سعد بن أبي وقاص، فلما سكروا افتخروا وتناشدوا الأشعار حتى انشد سعد شعرا فيه هجاء للانصار، فضربه أنصاري بلحي بعير فشجه موضحة..."[9] یعنی "اس کے بعد ایک اور موقع پر انصار کے چند لوگ جمع تھے جن میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بھی تھے۔ کھانے کے بعد حسبِ دستور شراب کا دور چلا، نشہ کی حالت میں شعر وشاعری اور اپنے اپنے مفاخر کا بیان شروع ہوا، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک قصیدہ پڑھا جس میں انصار مدینہ کی ہجو اور برائی بیان کی۔ اس پر ایک انصاری نوجوان کو غصہ آگیا اور اس نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی حضرت سعدؓ کے سر پر دے ماری جس سے ان کو شدید زخم آگیا۔ حضرت سعدؓ نے رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہو کر اس انصاری کی شکایت کی۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے دعا فرمائی: اللّٰهم بيّن لنا في الخمر بياناً شافياً یعنی "یا اللہ شراب کے بارے میں ہمیں کوئی واضح بیان اور قانون عطا فرمادے"۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ ... فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾[10] یعنی ﴿اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام اعمالِ شیطان ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے درمیان دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیے﴾۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے رب ہم باز آگئے۔

اس طرح گویا شراب کی حرمت یکبار گی نہیں، بلکہ تدریجا ہوئی ہے۔ اس تدریجی حرمت کے بارے

میں قفال شاشی[11] کے حوالے سے امام رازیؒ کہتے ہیں: "والحکمة في وقوع التحريم علیٰ هذا الترتيب ان الله تعالیٰ علم ان القوم قد كانوا الفوا شرب الخمر وكان انتفا عهم بذلک كثيرا فعلم انه لو منعهم دفعة واحدة لشق ذلک عليهم، فلا جرم استعمل في التحريم هذا التدريج، وهذا الرفق" یعنی "اس ترتیب کے ساتھ شراب کی حرمت میں حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ لوگوں کو شراب پینا مرغوب ہے اسی وجہ سے وہ اس کا استعمال زیادہ کرتے ہیں ۔ اگر انھیں ایک ہی حکم سے حتماً منع کر دیا جائے تو یہ ان پر بہت شاق وگراں ہو گا۔ اسی وجہ سے اس کی حرمت میں یہ نرمی اور تدریجی انداز اپنایا"۔

سورۃ البقرہ کی مذکورہ آیت سے حرمتِ شراب پر استدلال

امام رازیؒ نے آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ سے حرمت شراب پر درج ذیل طریقے سے استدلال کیا ہے :

آیت میں کہا گیا ہے کہ شراب اور جوئے میں گناہ ہے ۔ یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شراب گناہ پر مشتمل ہوتی ہے اور گناہ تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ﴾[12] یعنی ﴿کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے﴾ کی وجہ سے حرام ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شراب بھی حرام ہے کیونکہ یہ اپنے پہلو میں گناہ کو لیے ہوئے ہے۔ لہٰذا یہ دونوں آیتیں دلیل ہیں اس بات پر کہ شراب حرام ہے۔ نیز اثم سے کبھی سزا اور کبھی وہ گناہ جس کی وجہ سے ایک شخص عذاب کا مستحق بنتا ہے ، مراد لیا جاتا ہے بہر دو صورت لفظ اثم صرف حرام کام ہی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ﴿وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾ فرما کر شراب کے گناہ اور اس پر عذاب کی اکبریت (زیادتی) ذکر کی ہے جس سے اس کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

امام رازیؒ نے اس مقام پر یہ دلچسپ سوال پیش کیا ہے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ شراب پینا گناہ ہے بلکہ آیت میں الفاظ ﴿فيهما إثم﴾ سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کاموں میں گناہ ہے۔ مانتے ہیں کہ وہ گناہ حرام ہو گا جو شراب پینے سے سرزد ہو جاتا ہو لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ شراب بھی حرام ہو (ورنہ تو وہ تمام اشیاء وامور حرام قرار پائیں گے جن کے ذریعہ سے گناہ کا صدور ممکن ہوتا ہے) ۔ امام رازیؒ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چونکہ سوال مطلق شراب کے

بارے میں پوچھا گیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمادی کہ اس میں گناہ ہے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ گناہ ہر لحاظ سے شراب کے ساتھ لازم ہے، صرف ممکن نہیں۔ اب قاعدہ یہ ہے کہ حرام جس چیز کے ساتھ لازم ہو جائے وہ بھی حرام ہو جاتی ہے اس لیے شراب کا پینا بھی حرام ہوا۔

امام رازیؒ شراب میں گناہ کبیرہ ہونے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام صفات میں سے اشرف و بہترین صفت یہ ہے کہ اس کو عقل کی دولت سے نوازا گیا ہے کیونکہ یہ "عِقَالِ النَّاقَۃَ" یعنی "اونٹ کی رسی" کی طرح ہوتی ہے۔ جب انسان کی طبیعت اسے کسی برے کام کی ترغیب دیتی ہے تو عقل ہی اس کو وہ کام سرانجام دینے سے روکتی ہے (جس طرح کہ اونٹ کو بدکنے اور بھاگنے سے رسی روکتی ہے) لیکن جو شخص شراب پی لیتا ہے تو اس کی عقل متاثر ہو جاتی ہے اور جب اس کو برائی سے منع کرنے والی اور روکنے والی عقل نہیں ہوگی تو اس صورت میں اس کی طبیعت اس کو برے کاموں پر آمادہ کرے گی۔ اب اس کا جو برا انجام ہوگا وہ سب کو معلوم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے آپس میں عداوت (لڑائی جھگڑے) اور بغض و نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے انسان کو غافل بنادیتی ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان عداوت، بغض، نفرت اور احکامات الٰہیہ سے غفلت کا لازمی باعث بننے کی وجہ سے شراب حرام ہی ٹھرائی جاسکتی ہے۔

امام رازی مزید فرماتے ہیں کہ اس گناہ (شراب پینے) کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ ایک انسان جتنا اس میں مشغول ہوتا ہے اور جس قدر اس پر ہیشگی اختیار کرتا ہے اس قدر اس کا شوق ورغبت اس میں بڑھتا جاتا ہے اور اس کے جسم میں شراب کے استعمال کرنے کی قوت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ دیگر گناہوں کے کرنے میں ایسی حالت نہیں ہوتی مثلاً جب کوئی شخص ایک مرتبہ زنا کرتا ہے تو اس کا شوق اس میں کم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ اس عمل کو جتنا زیادہ کرتا ہے تو اس کے جسم میں اس کے کرنے کی اسی قدر سستی وکمزوری آجاتی ہے اور اسی قدر اس سے نفرت بڑھتی ہے۔ بخلاف شراب پینے کے کیونکہ یہ جس قدر زیادہ استعمال کی جائے انسان میں اتنی ہی مستی آتی جاتی ہے اور اس کے شوق میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پھر جب انسان اس پر ہیشگی اختیار کر لیتا ہے تو وہ جسمانی لذتوں اور مزوں میں ڈوب جاتا ہے اور آخرت اور دوبارہ زندگی کی یاداشت سے منہ موڑ لیتا ہے۔ مختصر یہ کہ شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے جس کی وجہ سے تمام قبائح اور برائیاں جنم لیتی ہیں۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ" یعنی "شراب تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے"۔[13]

خمر کے مصداق میں فقہائے کرام کی آراء کا جائزہ:

شراب کی حقیقت کیا ہے اور شریعت میں شراب کسے کہتے ہیں ؟اس سلسلے میں امام رازیؒ نے شوافع اور احناف کا اختلاف اور ان کے مستدلات انتہائی تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ چونکہ امام رازیؒ خود شافعی المسلک ہیں اس لیے انھوں نے ترجیح امام شافعیؒ کی رائے کو ہی دی ہے۔

امام رازیؒ خمر کی حقیقت کے متعلق امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کی آراء کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"قال الشافعي: كل شراب مسكر فهو خمر، وقال ابوحنيفة: الخمر عبارة عن عصير العنب الشديد الذي قذف بالزبد" یعنی "امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ ہر نشہ آور مشروب (پی جانے والی چیز) شراب ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ شراب صرف انگور کے اس گاڑھے رس کو کہتے ہیں جس میں جوش اور شدت پیدا ہو جائے اور جھاگ اٹھ جائے "۔[14] امام رازیؒ نے اس کے بعد امام شافعیؒ کی رائے کو ذیل کے تین طرح کے مستدلات سے ثابت کیا ہے:

ا۔ **استدلال بالروایۃ:** استدلال بالروایۃ کے سلسلے میں امام رازیؒ نے سنن ابی داؤد سے سات احادیث پیش کی ہیں۔

ا۔ سب سے پہلے امام رازیؒ نے امام شعبیؒ کے حوالے سے حضرت ابن عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ : "نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة: من العنب والتمر والحنطة والشعير والذرة والخمر ما خامر العقل" یعنی "حرمتِ شراب کے نزول کے زمانے میں لوگ پانچ چیزوں یعنی انگور، کھجور، گندم، جو اور چاول سے شراب بناتے تھے اور خمر (شراب) ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو (نشہ آور ہونے کی وجہ سے) عقل پر پردہ ڈال دے"۔[15] امام رازیؒ کہتے ہیں کہ اس روایت کے مطابق چونکہ شراب کی حرمت کے وقت انگور و کھجور کی طرح گندم اور جو سے بھی شراب بنائی جاتی تھی اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کو شراب کہا جاتا تھا۔

۲۔ امام رازیؒ نے سنن ابی داؤد کے حوالے سے نعمان بن بشیرؓ کی یہ روایت بھی ذکر کی ہے جس میں نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ : "اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْراً وَاِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْراً واِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْراً وَاِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْراً" یعنی "شراب انگور سے بنتی ہے اور کھجور، شہد، گندم اور جو سے بھی بنتی ہے "۔[16] اس ارشاد میں چونکہ صراحت کے ساتھ مذکورہ اشیاء سے بنائی جانے والی تمام نشہ آور اشیاء کو شراب کا نام دیا گیا ہے لہٰذا شراب کی حرمت پر دلالت کرنے والی آیت کی وجہ سے یہ بھی حرام ہوں گی۔

امام رازیؒ نے اس مقام پر خطابی [17] کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ ان پانچ اجناس کا روایت میں ذکر ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ شراب کی تعریف میں صرف ان پانچ اشیاء ہی کے مشروبات داخل ہیں بلکہ جیسا کہ خود

روایت میں بیان کیا گیا ہے ان کا ذکر صرف اس وجہ سے ہے کہ اس زمانے میں لوگ صرف ان اشیاء سے شراب بناتے تھے لہٰذا جو بھی مشروب نشہ آور ہو خواہ چاول یا ستو یا کسی پھل وغیرہ کا رس ہو، اس کا حکم بھی ان پانچ ہی کی طرح حرام ہونے کا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ سودی اشیاء کے سلسلے میں اشیائے ستہ (چھ چیزوں) کا ذکر ہوتا ہے لیکن ان کی وجہ سے دیگر اشیاء میں حرمتِ سود کا حکم منع نہیں ہوتا بلکہ ان میں بھی سود اشیائے ستہ ہی کی طرح حرام ہوتا ہے۔

۳۔ امام رازیؒ نے حضرت عمرؓ کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ: "كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ" یعنی "ہر نشہ آور شے خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے"۔[18]

۴۔ امام رازیؒ نے سنن ابی داؤد سے چوتھی روایت عائشہؓ کی نقل کی ہے کہ نبی ﷺ بتع[19] کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی ﷺ جواب دیا: "كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ" یعنی "ہر مشروب جس میں نشہ ہو حرام ہے"۔[20] اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انبذہ کی حلت کو ثابت کرنے کے لیے جتنی بھی تاویلات لوگ کرتے ہیں وہ سب اس روایت سے باطل ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ تھوڑا سا نشہ مباح ہے تو اس روایت سے ان کا قول بھی فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ انبذہ کی صرف ایک قسم البتع کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور نبی ﷺ جواب میں "كل شراب أسكر ..." فرما کر ایک کلی ضابطہ ذکر فرما دیا جس میں قلیل و کثیر (ہر دو مقدار) داخل ہیں۔ نشہ آور اشیاء کی اقسام یا مقدار میں کچھ فرق ہوتا تو نبی ﷺ اس کی تفصیل ذکر فرماتے اور بات کو ادھورا نہ چھوڑ دیتے۔

۵۔ امام رازیؒ نے پانچویں روایت جابر بن عبد اللہؓ سے نقل کی ہے کہ نبی ﷺ ارشاد فرمایا: "مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ" یعنی "جو چیز نشہ آور ہو زیادہ ہو یا تھوڑی، سب حرام ہے"۔[21]

۶۔ سنن ابی داؤدؒ سے حضرت عائشہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْئُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ" یعنی "ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس چیز کی مقدارِ فرق استعمال کرنے سے نشہ آئے اس شے کا منہ بھر استعمال حرام ہے"۔[22] لفظ فرق کی تشریح میں امام رازیؒ کہتے ہیں: "الفرق مكيال يسع ستة عشر رطلاً" "فرق" سولہ [۱۶] ارطال تک گنجائش رکھنے والا ایک پیمانہ ہے۔ حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ حرمت کا حکم نشہ آور شے کے تمام اجزاء اور ہر حصے کو شامل ہے۔

۷۔ امام رازیؒ نے ام سلمہؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ : "نهى رسول الله عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ومُفَتِّرٍ" یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز اور عقل میں خرابی پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے "۔[23] لفظ مفتر کی توضیح میں امام رازی فرماتے ہیں کہ : "المفتر كل شراب يورث الفتور والخدر في الاعضاء" یعنی "مفتر ہر اس شراب کو کہا جاتا ہے جو اعضاء میں کمزوری اور خرابی پیدا کرے"۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث مشروبات کی تمام قسموں کو شامل ہے۔ یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر نشہ آور چیز خمر میں داخل ہے اور وہ حرام ہے۔

استدلال باللغۃ:

دلائل کی دوسری قسم استدلال باللغۃ (کسی لفظ کے مشتقات سے دلیل پکڑنا) ہے۔ امام شافعیؒ کے موقف کی تائید میں امام رازیؒ نے استدلال کی اس قسم کو بھی انتہائی تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں:

> "قال أهل اللغة : أصل هذا الحرف التغطية , سمي الخمار خمار لأنه يغطي رأس المرأة , والخمر ما واراك من شجر وغيره ..." یعنی "اہل زبان کہتے ہیں کہ لفظ خمر کی اصل تغطیہ یعنی ڈھانپنا ہے۔ چادر کو بھی خمار اسی لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عورت کے سر کو ڈھانپ دیتا ہے۔ درخت اور اس کے علاوہ ہر اس چیز کو خمر کہا جاتا ہے جو آپ کو چھپا دے مثلاً زمین کا کوئی گڑھا اور ٹیلہ وغیرہ۔ عربی میں کہا جاتا ہے: "خَمَّرْتُ رَأْسَ الْإِنَاءِ" یعنی "میں نے برتن کے منہ کو ڈھانپ دیا"۔ اسی طرح خامر ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو گواہی کو چھپا لیتا ہے۔ "خَامَرَهُ الدَّاءُ" کا جملہ اس وقت کہا جاتا ہے جب بیماری مکمل طور پر غالب آجائے۔ کہا جاتا ہے: "خَامَرَ السِّقَامُ كَبِدَهُ" یعنی "بیماری اس کے جگر پر غالب آگئی"۔

یہ تمام اشتقاقات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خمر عقل کو ڈھانپنے والی ہر چیز کو کہا جاتا ہے جس طرح کہ شراب کا نام مسکر رکھا گیا ہے کیونکہ یہ عقل میں خلل پیدا کرتی ہے۔ یہ عقل کو نہ صرف ڈھانپتی ہے بلکہ اس کی بصیرت اعضاء تک پہنچنے میں بھی رکاوٹ بنتی ہے۔

استدلال بالعلۃ:

امام رازیؒ حرمت شراب کی علت سے استدلال کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت معاذؓ نے نبی ﷺ سے سوال اس طرح کیا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ شراب کے بارے میں فتویٰ دیجیے کیونکہ اس سے انسانی عقل و ہوش زائل ہو جاتا ہے اور مال بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اس استفتاء میں اصل علت "شراب کا عقل کو ضائع کرنا" ٹھہرایا گیا ہے اس لیے اب ضروری ہے کہ جو چیز بھی شراب کے ساتھ اس صفت میں مشابہ ہو یعنی عقل میں خلل واقع کرتی ہو وہ چیز یا تو خود شراب ہو گی اور یا وہ اس حکم میں شراب جیسی ہو گی یعنی حرام ہو گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شراب حرام ہونے کی علت اپنے اس ارشاد مبارک میں بیان فرمائی ہے : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ﴾[24] یعنی ﴿شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمھارے درمیان دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روک دے﴾۔ مذکورہ آیت وضاحت کرتی ہے کہ حرمتِ شراب کی اصل علت اس کا نشہ آور ہونا ہی ہے۔ چنانچہ جس چیز میں بھی نشہ کا وصف ہو وہ نشہ آور ہونے کی وجہ سے حرام قرار پائے گی۔

فقہ حنفی کے استدلالات کا جائزہ[25]:

امام رازی کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اپنی رائے کے اثبات کے لیے تین طرح کے دلائل پیش کرتے ہیں: استدلال بالقرآن، استدلال بالروایۃ اور استدلال بآثار الصحابۃ۔

ا۔ **استدلال بالقرآن:** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : ﴿وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً﴾[26] یعنی ﴿اور کھجور اور انگور کے میووں سے بھی تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو کہ ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق کھاتے ہو ﴾۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پھلوں سے نشہ آور شے بنانے اور رزق حسن کے حوالے سے ہم پر احسان جتایا ہے (اور ہمارا اختلافی مسئلہ بھی انگور کے علاوہ دیگر پھلوں سے نشہ آور اشیاء بنانے کے حوالے سے ہے) لہٰذا ضروری ہے کہ ان کا استعمال مباح ہو کیونکہ احسان تو مباح اور جائز کام پر ہی جتایا جا سکتا ہے۔

امام رازی اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً﴾[27] میں سکر اور رزق حسن بطور نکرہ استعمال ہوئے ہیں لہٰذا کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ خاص نبیذ کے لیے استعمال ہوئے ہیں اور ان سے مراد یہ نبیذ ہی ہے۔ نیز تمام مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت حرمت شراب پر دلالت کرنے والی تینوں آیات سے پہلے نازل ہوئی ہے تو اس لحاظ سے یہ آیت ان تین آیات سے منسوخ ہو چکی ہے یا اس کی تخصیص ہو چکی ہے۔

۲۔ **استدلال بالروایۃ:** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر پیاس کی بنا پر صحابہ سے کچھ پلانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا: کیوں نہ ہم ان مشروبات میں سے کوئی مشروب آپ کو پلائیں جو ہم اپنے گھروں میں بناتے ہیں۔ نبی ﷺ پوچھا: لوگ کیا بناتے و پیتے ہیں؟ انھوں نے نبی ﷺ خدمت میں نبیذ سے بھرا ایک پیالہ پیش کیا جس کے سونگھنے سے نبی ﷺ چہرہ انور پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے اور اسے واپس کر دیا۔ عباسؓ نے عرض کیا: کیا مکہ والوں پر ان کا یہ مشروب حرام ہو چکا ہے؟ نبی ﷺ فرمایا: شراب کا وہ پیالہ مجھے دیجیے جس کے بعد نبی ﷺ زمزم کا پانی مانگا اور اس پیالے میں ڈالنے کے بعد اسے نوش فرمایا۔ ساتھ ہی یہ تاکید فرمائی کہ جب کوئی مشروب جوش مار کر گاڑھا ہو جائے تو پانی ڈالنے سے اس کی بدبو ختم کرو۔ [28] احناف نے اس روایت سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ گواری اس مشروب کی تیز بو اور گاڑھے پن کی وجہ سے تھی اور اس تیزی اور گاڑھے پن کو ختم کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ پانی منگوا کر اس میں ملایا۔ اس طرح معلوم ہوا کہ جوش مارنے کی وجہ سے گاڑھا پن نہ آیا ہو تو پھر وہ نبیذ حلال ہے۔ امام رازیؒ احناف کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ممکن ہے صرف ترشی یا بو ختم کرانے کے لیے اس نبیذ میں پانی ڈالا گیا ہو۔

۳۔ **استدلال بالآثار:** امام ابو حنیفہؒ بعض صحابہؓ کے آثار سے بھی استدلال فرماتے ہیں۔ امام رازیؒ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ آثار چونکہ احادیث کے مخالف اور خود ایک دوسرے کے ساتھ متعارض ہیں اس لیے ان کا چھوڑنا اور اللہ تعالیٰ کی ظاہری کتاب اور رسول اللہ ﷺ ظاہری سنت کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

خمر میں منافع دنیویہ:

آیت میں مذکور الفاظ ﴿وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾ کی توضیح میں امام رازیؒ شراب میں فوائد و منافع کی تفصیل بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

شراب کو وہ لوگ دور دراز علاقوں سے لا کر انتہائی مہنگے داموں فروخت کر دیتے تھے چنانچہ مرغوب مشروب ہونے کی وجہ سے اگر خریدنے والا ان کی مقرر کردہ قیمت ہی پر راضی ہو جاتا تو اس کو وہ ایک گونہ عزت اور فضیلت تصور کرتے تھے، اس وجہ سے وہ بہت زیادہ منافع کما لیتے تھے چنانچہ یہ دو چند مالی منفعت حاصل کرنے کا سبب ہوتا۔ اس مالی فائدے کے علاوہ شراب کے وقتی جسمانی فوائد بھی ہیں چنانچہ اس سے ضعف و کمزوری ختم ہو کر قوت حاصل ہو جاتی ہے، ہاضمہ بہتر ہو جاتا ہے، مردانہ قوت میں اضافہ ہوتا ہے، وقتی طور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں، بزدل شخص بھی اپنے آپ کو بہادر سمجھنے لگتا ہے، کنجوس سخی بن جاتا ہے، رنگ صاف ہو جاتا ہے، جسم سے نقصان دہ گرما ئش و جوش نکال کر اعضاء کو ٹھنڈک

پہنچاتا ہے، اور ہمت و حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح گویا کہ لوگوں کے لیے شراب [29] میں کئی مالی وجسمانی وذہنی فوائد بھی ہیں تاہم شریعت ان وقتی فوائد سے زیادہ شراب کے مآل کار پر نظر رکھتی ہے اور اس لیے فرمایا ہے کہ انجام کار کے اعتبار سے اس کا نقصان ان وقتی منافع سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے چنانچہ اللہ نے اس کی حرمت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] آپ ابوعبداللہ محمد بن عمر، فخر الدین الرازی البکری ہیں۔ آپ 544ھ/1150ء میں ایران کے دارالخلافہ طہران کے ایک قدیم اور مشہور شہر "ری" میں پیدا ہوئے۔ آپ شافعی المذہب اور اشعری عقیدہ رکھتے تھے۔ علم تفسیر، علم کلام، علوم عقلیہ، اور علم لغت میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔ معتزلہ اور کرامیہ کے عقائد کے بڑے مخالف تھے۔ آپ نے مختلف ومتعدد علوم میں لازوال تصانیف کا ایک ذخیرہ چھوڑا ہے جن میں: مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، المطالب العالیہ، کتاب البیان والبرہان، المحصول فی اصول الفقہ، الملخص (علم فلسفہ)، شرح اشارات ابو علی سینا وغیرہ شامل ہیں۔ [الزرکلی. الاعلام. ط6: 1986ء، دارالعلم للملایین، بیروت، 6/313؛ کحالہ, عمر رضا. معجم المؤلفین . ط: داراحیاءا لتراث العربی، بیروت، 79/11]

[2] القرآن الکریم, سورۃ البقرۃ ۲ : 219

[3] تفسیر کبیر، 6/42, سورۃ البقرۃ ۲: 219

[4] القرآن الکریم, سورۃ النحل 16 : 67

[5] تفسیر کبیر، 6/42, سورۃ البقرۃ ۲: 219

[6] ایضا

[7] ایضا، نیز روایت کے متعلق ملاحظہ ہوں : ابو داؤد, سلیمان بن الاشعث السجستانی . سنن ابی داؤد . ط: مکتبہ رحمانیہ، لاہور، کتاب الاشربۃ، باب تحریم الخمر، 2/161، رقم 3671

[8] القرآن الکریم, سورۃ النساء 4: 43

[9] یہ اجتماع عتبان بن مالک کی طرف سے دی گئی دعوت کے سلسلے میں تھا۔ [الزمخشری, محمود بن عمر. الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، ط1: 1403ھ, دارالفکر, بیروت، سورۃ البقرہ ۲: 219، 1/358]

[10] القرآن الکریم, سورۃ المائدۃ 5: 91

[11] آپ ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل الشاشی، القفال، الکبیر ہیں۔ 291ھ /904ء میں شاش (وراء النھر سیحون) میں پیدا ہوئے جہاں شافعی فقہ کو آپ کے ذریعے فروغ ملا۔ فقہ، حدیث اور لغت وادب کے ماہر تھے۔ تصانیف میں اصول الفقہ، شرح رسالۃ الشافعی، اور محاسن الشریعہ مشہور ہیں۔365ھ /976ء میں وفات ہوئے۔[الاعلام، 6 /274]

[12] القرآن الکریم, الاعراف 7 : 33

[13] تفسیر کبیر، 6 /49, سورۃ البقرۃ 2: 219

[14] ایضا، ص:43

[15] سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ، باب تحریم الخمر، 2 /161، رقم 3669؛ النسائی, احمد بن شعیب . سنن النسائی . ط: قدیمی کتب خانہ، کراچی، باب ذکر انواع الاشیاء التی کانت منھا الخمر حین نزل تحریمھا، 2 /324، رقم 5578

[16] سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ، باب الخمر مما ھی، 2 /162، رقم 3672

[17] آپ ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب البستی الخطابی الشافعی ہیں۔ 319ھ /931ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں غریب الحدیث، معالم السنن، شرح الاسماء الحسنیٰ اور الغنیہ عن الکلام وأھلہ وغیرہ شامل ہیں۔ 388ھ /998ء میں وفات ہوئے۔[الحموی, یاقوت. معجم الادباء. ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت، 4 /246]

[18] سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی السکر، 2 /162، رقم 3679

[19] شہد سے بنائی گئی اہل یمن کی شراب کا نام ہے۔ دیکھیے: لسان العرب، حرف الباء، 2 /14

[20] سنن ابی داؤد، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی السکر، 2 /163، رقم 3682

[21] ایضا، رقم 3681

[22] ایضا، رقم 3687

[23] ایضا، رقم 3686

[24] القرآن الکریم, سورۃ المائدۃ 5 : 91

[25] امام رازی نے حنفی موقف کو اس پر زور انداز میں بیان نہیں کیا ہے جیسا کہ حنفی کتب میں مذکور ہے ۔ نیز امام رازی نے حنفی موقف کی جو تضعیف کی ہے تو اس کے جواب کے لئے علامہ آلوسی کی روح المعانی کا مطالعہ کافی وشافی ہے۔

[26] القرآن الکریم, سورۃ النحل 16 : 67

[27] القرآن الکریم, سورۃ النحل 16 : 67

[28] عام کتب حدیث میں یہ روایت ابن عباسؓ کے حوالے سے نہیں ملی، البتہ اکثر کتب میں اس مفہوم کی روایت یحیی بن یمان عن سفیان عن منصور عن خالد عن ابی مسعودؓ کی سند سے ذکر ہے تو یہ مؤلف یا کاتب کی غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ مذکورہ سند میں بھی یحیی بن یمان چونکہ ضعیف راوی ہیں اس لیے یہ روایت شیخ البانی کے مطابق ضعیف الاسناد ہے۔ [سنن النسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح شراب، 8/325، رقم 5703؛ الدار قطنی، علی بن عمر. سنن الدار قطنی. ط: 1386ھ، دار المعرفہ، بیروت، کتاب الاشربۃ وغیرہا، 4/263، رقم 84]